دار العلوم دیوبند پر انگریز کی خدمات کے الزام کا جواب

بریلوی حضرات ''سوانح قاسمی'' کے حاشیہ سے دار العلوم دیوبند کے مہتمم دار العلوم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے ایک ٹکڑے پر اعتراض کرتے ہیں کہ۔

(۱) (مدرسہ دیوبند کے کارکنوں میں اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔''

قارئین کرام ہمیں تو لگتا ہے کہ بریلوی حضرات جب الزام لگانے کیلئے قلم اٹھاتے ہیں تو یہ قسم کھا بیٹھتے ہیں کہ حق وصداقت اور دیانت کا جتنا خون وہ ان صفحات میں کر سکتے ہیں کر کے رہیں گے۔

قارئین کرام! حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ اور جو کچھ بھی اس کی وجہ رہی ہو وقت کی سیاسی مصلحت بھی ضرور اس کی ایک وجہ بظاہر تھی۔ یہ حاشیہ کتاب کے ص ۲۴۶ سے شروع ہو کر ص ۲۴۷ تک گیا ہے یعنی ایک صفحہ سے زیادہ کا تھا۔ اس کی وہ چند سطریں یہاں پڑھ لینے کی ضرورت ہے جس سے آپ کو اصل بات بھی سمجھ آجائے گی اور جس پر بریلوی حضرات کے اعتراض کا دارو مدار بھی ہے۔ فرماتے ہیں۔

''اس وقت کے نازک حالات ،حضرت والا کا وارنٹ ، روپوشی ، سرکاری دوشوں کا پیچھے پیچھے لگا رہنا ، پھر حضرت والا کے ان جذبات ونظریات کا ماضی سے زیادہ مستقبل کیلئے ہوتا جو اس وقت اجراء مدرسہ کی روح اور آج ایک مستقل مکتب خیال اور ملت کی تاریخ بنے ہوئے ہیں جن کی رو سے یہ مدرسہ تعلیمی ہونے کے ساتھ ساتھ گویا اہل اللہ کی سیاست کا ایک مرکز بھی تھا۔ کچھ ایسی باتیں نہ تھیں کو کلیۃً پردہ خفا میں ہوں یا کم از کم بحیثیت مجموعی حکومت وقت کی نگاہوں سے بالکل اوجھل ہوں ایسی صورت میں حضرت والا کا بحیثیت بانی یا بحیثیت کسی ذمہ دار عہدیدار کے سامنے آنا بلا شبہ مدرسہ کو خطرات ومہالک کا شکار بنا سکتا تھا اور ابتداء ہی سے حکومت وقت کی نگاہیں اس پر کڑی ہو جاتی ہیں جس سے وہ حریت پرور مقاصد بروئے کار نہ آسکتے تھے جن کیلئے یہ تاسیس عمل میں آئی تھی۔ ان حالات میں حضرت والا کا کسی رسمی ذمہ داری کی صورت میں سامنے نہ آنا اور سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ بھی نہ ہونے کو نمایاں رکھنا ایک اچھی خاصی سیاسی مصلحت کی صورت ہو جاتی ہے۔'' (سوانح قاسمی حاشیہ ص ۲۴۶)

اس کے آگے بحث کے اس نکتہ پر کلام کرتے ہوئے کہ اگر ایسا تھا تو عام ممبران یا ممتحنین کی فہرست میں بھی حضرت (رحمۃ اللہ تعالی علیہ) کا نام کیوں آیا؟ قاری صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اتنی بات سے کسی عہدیدارانہ ذمہ داری کی صورت نہیں ظاہر ہوئی علاوہ ازیں اس فہرست میں ایسے حضرات کی اکثریت تھی۔

جو تارک الدنیا اور مسجد نشیں بزرگ تھے جنہیں سیاست لیں تو بجائے خود عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اور یا ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھیں۔''

(ص ۲۴۷،۲۴۶)

بعد ازاں لکھتے ہیں۔

''اس پر بھی مخالفین مدرسہ نے حضرت ہی کے تعلق کو بنیاد قرار دے کر مدرسہ کو حکومت وقت کی نگاہوں میں مشتبہ کر دینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی حتیٰ کہ گورنمنٹ کو تحقیقات کرانی پڑی۔ اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو سامنے رکھ کر مدرسہ کی صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی ورنہ اگر شخصی طور پر عہدیدارانہ ذمہ داریوں کے ساتھ حضرت والا آگے ہوئے ہوتے تو ظاہر ہے کہ مدرسہ کی طرف سے ان بزرگوں کی صفائی اور یقین دہانی کارگر نہ ہو سکتی تھی۔''

(ص ۲۴۷)

یہ ہے حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ کے اس بیان کی اصلی صورت جسے ایک ''تہلکہ خیز دستاویز'' بنانے کیلئے بریلوی حضرات صرف اپنے مطلب کے فقرے لے کر اپنی کتابوں یا اپنے فورمز میں درج کر دیتے ہیں مگر کیا کوئی صاحب آدمیوں کی دنیا میں ایسے میں جو حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کی یہ اصل صورت دیکھنے کے بعد بھی اس بیان کی رو سے دارالعلوم دیوبند اور اس کے اصل ذمہ داروں کو انگریزوں سے نیازمندانہ اور سازبازانہ تعلقات رکھنے کا مرتکب کہنے کی ہمت فرما سکیں۔

ہم کن الفاظ میں اپنی اس تکلیف کا اظہار کریں کہ جناب بریلوی حضرات محض گروہ بندانہ بغض وعناد میں خدا ناترسی کا یہ ریکارڈ قائم کر کے ان بزرگوں پر گندے گندے الزام لگا کر عوام میں ان کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں؟ دارالعلوم دیوبند اور جماعت دیوبند کا معاملہ انگریزوں کے سلسلے میں ایسا نہیں ہے کہ جس پر کوئی مدعی غبار اڑانے میں کامیاب ہو سکے۔ یہ چاند پر تھوکنا اور سورج پر خاک اڑانا ہے جس کا نتیجہ ازل سے ایک ہی رہا ہے۔ ایک پوری تاریخ کو جو ہزاروں افراد کے جہاد و پیکار، قید و بند مصائب و آلام اور جہد مسلسل کے واقعات سے بنی اور اس ملک کے چپہ چپہ پر ہی نہیں اس سے باہر بھی خون پسینے کی روشنائی سے لکھی گئی اور ۱۹۴۷ء تک تسلسل کے ساتھ لوگوں کی نظروں سے گزری۔ ایسی تاریخ کو ایک بریلوی بھی چاہیں تو اسے چھپا دینے یا مسخ کر دینے پر قادر نہیں نہیں ہزار، دس ہزار بریلوی ہو سکتے۔